سیّد معراج جامی کی نعت نگاری

ڈاکٹر صاحب خان، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، جامعہ چترال
اکبر علی، لیکچرر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ ڈگری کالج، اپر دیر

ABSTRACT

Syed Meraj Jami is one of the few writers in the modern Urdu Literature, the who began their literary activities during the second decade of the establishment of Pakistan and proved themselves to be at a commendable literary position after half a century of continuous writing. Meraj Jami's family name is Syed Meraj Mustafa Hussain Hashmi. He was born on March 12, 1955, in Lahore. He has expressed his ideas in poetry as well as prose. "Rozan-e-Khyaal" is his first poetry collection which was published in 1992. "Meraj-e-Aqeedat" is collection of his Naats published in 2013. In this article, the researchers have given a detail description of Syed Meraj Jami's Naatia Poetry.

Key Words: Naat, Wasf, Hamd, Hifze Maratib, Seerate Tayyaba, Shafaat Talabi, Sarapa Nigari

"نعت" عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی تعریف یا توصیف بیان کرنے کے ہیں۔ عربی زبان و ادب کے بعض علمأ نے وصف اور نعت دونوں لفظوں کو مترادف قرار دیا گیا ہے۔ ابن اثیر کے مطابق نعت کسی شے کی اچھائیوں کے بیان کا نام ہے قبح میں اس کا استعمال نہیں ہے جب کہ وصف؛ حسن اور قبح دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید مختلف عربی نعت نگاروں کے خیالات کے مطالعے کے بعد لکھتے ہیں:

> "لفظ نعت کے مفہوم کے بارے میں جو نمایاں تاثرات ابھرتے ہیں وہ اسے اپنے قبیل کے دوسرے الفاظ مثلاً: وصف، صفت، تعریف، ثنا، حمد اور منقبت وغیرہ سے منفرد اور ممتاز ٹھہراتے ہیں۔ ایک تو یہ لفظ خاص طور پر تعریف میں یعنی اوصافِ حسنہ یا وصفِ محمود کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ لفظ کسی شے یا شخص کے محض سرسری اوصاف بیان کرنے کے لیے ہی استعمال نہیں ہوتا بل کہ یہ تکلف، عمدہ صفات دکھانے کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ قرآن مجید میں اس مادہ (نعت) کا کوئی لفظ استعمال نہیں ہوا۔"(۱)

احادیثِ مبارکہ میں یہ لفظ حضور اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف میں نظر آتا ہے۔ مطالعہ حدیث کی روشنی میں شارحین و مفسرینِ حدیث نے اپنی تحریروں میں لفظ نعت کو مطلق وصف کی عمومیت سے نکال کر اسے حضورِ رسالت مآب ﷺ کی توصیف و تعریف سے وابستہ کر لیا۔ ڈاکٹر ریاض مجید کی تحقیق کے مطابق ابن کثیر نے پہلی بار نعت کو اصطلاحی مفہوم میں پیش کرتے ہوئے لکھا ہے:

> "فی صفته صلی الله علیه واله وسلم بقول ناعته لم ارتبله ولا بعد مثله۔"
>
> ترجمہ: نعت رسول اکرم ﷺ کی صفت کو کہتے ہیں جیسے کہ ناعت (نعت کہنے والا) کہتا ہے۔ میں نے آپؐ سے قبل اور آپؐ کے بعد آپؐ کی مدح نہیں دیکھا۔"(۲)

نعت کی اصطلاح صرف شاعری کے ساتھ خاص نہیں ہے بل کہ حضورِ اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف کی حامل نثری تحریروں میں بھی اس عنوان اور اصطلاح کا اطلاق ملتا ہے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ کی مدح چوں کہ نثر میں بھی ہو سکتی ہے اور نظم میں بھی، اس لیے اصولاً آں حضرت ﷺ کی مدح سے متعلق نثر اور نظم کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جائے گا لیکن اردو اور فارسی میں جب نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے عام طور پر آں حضرت ﷺ کی منظوم مدح مراد لی جاتی ہے۔"(۳)

کشاف تنقیدی اصطلاحات میں نعت کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"سرورِ کائنات ﷺ کی بارگاہ میں شاعرانہ عقیدت نعت کہلاتا ہے۔ بالفاظِ دیگر نعت ان اشعار کو کہتے ہیں جس میں نبی ﷺ کی مدح وستائش اور ان کے اوصاف وشمائل کا تذکرہ ہو۔"(۴)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نعت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نعت وہ صنفِ نظم ہے جس میں رسولِ پاک ﷺ کی ذات، صفات، اخلاق اور شخصی حالات وغیرہ کا بیان ہوتا ہے اور آپ کی ہمہ پہلو مدح کی جاتی ہے۔"(۵)

نعت کی صنف خالص موضوعی صنف ہے۔ اس کے لیے ہئیت کی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ مروّجہ شعری ہئیتوں میں سے کسی بھی ہئیت میں نعت لکھی جاسکتی ہے لیکن اس کے موضوع سے انحراف نہیں کیا جاسکتا۔ نعت کا موضوع بظاہر مختصر نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ موضوع کے حوالے سے یہ صنف اپنے اندر بہت وسعت رکھتی ہے۔ کیوں کہ اس کا تعلق دنیا کی عظیم ترین شخصیت اور محسنِ انسانیت سے ہے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نعت کے موضوع کی وسعت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"جہاں تک موضوع کی وسعت کا تعلق ہے، اس میں آنحضرت ﷺ کی زندگی اور سیرت کے توسط سے انسانی زندگی کے سارے ثقافتی و تہذیبی پہلو اور سماجی وسیاسی مباحث در آئے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ اردو فارسی کے بیشتر شعرا نے عموماً حضورِ اکرم ﷺ کے حلیۂ اقدس، واقعۂ معراج اور معجزات ہی کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہے لیکن نعت کے موضوع کا دائرہ اس سے بہت وسیع ہے۔ اس میں شمائل وفضائل کے ساتھ ساتھ معمولاتِ نبوی، غزواتِ نبوی، عباداتِ نبوی، آدابِ مجالسِ نبوی، پیغاماتِ نبوی اور اخلاقِ نبوی کے بے شمار پہلو شامل ہیں۔ حسنِ عمل، حسنِ سلوک، حسنِ خیال، حسنِ بیان اور حسنِ معاملہ سے لے کر عدل و انصاف، جود وسخا، ایثار واحسان، سادگی وبے تکلفی، شرم وحیا، شجاعت ودیانت، عزم واستقلال، مساوات و تواضع، مہماں نوازی وایفائے عہد، زہد وقناعت، عفو وحلم، رحم ومروّت، شفقت ومحبّت، عیادت وتعزیت، رقیق القلبی وجاں گدازی، رحمت ومکرمت، لطفِ طبع ولطفِ سخن اور انسانی ہمدردی وغمخواری تک تمدنی زندگی کا کونسا پہلو اور کونسا رخ ہے جس کی ترغیب وترویج وتزئین وتطہیر کا سامان نعت کے موضوع کے اندر موجود نہیں۔ حق بات یہ ہے کہ عظمتِ انسانی کے جتنے گیت آج تک گائے گئے ہیں اور ایک عظیم انسان کے بارے میں جتنے تصوّرات آج تک قائم کئے ہیں وہ آنحضرت ﷺ کی رحمت اللعالمینی کے ایک ادنیٰ جزو کی حیثیت رکھتے ہیں۔"(۶)

نعت لکھتے ہوئے مخصوص موضوعاتی اور فنی لوازمات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید اپنی کتاب "اردو میں نعت گوئی" میں نعت کے کئی فنی اور موضوعاتی عناصر کی نشاندہی کی ہے۔ ان عناصر میں عشقِ رسولؐ، حفظِ مراتب کا خیال رکھنا، آدابِ رسالت، تشبیہات و استعارات، اندازِ خطاب، حقیقت نگاری کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ان کے علاوہ نعت گو شعرا اور ناقدینِ نعت نے کچھ اور لوازمات کا بھی ذکر

کیا ہے۔ جن کا لحاظ رکھنا ایک نعت گو شاعر کے لیے ضروری ہے جن میں سیرتِ طیبہ پہ گہری نظر، تعلیماتِ رسالت سے قلبی تعلق اور ذات رسالت و پیکر رسالت سے دل بستگی بل کہ والہانہ وابستگی، مقصد، دینی بصیرت، عہدِ رسالت کی تاریخ سے آگاہی، تزکیہ باطن، قلب و نظر کی پاکیزگی، روح کی طہارت، خیال و عقیدہ کی پختگی، جذبات کی صحت و صداقت وغیرہ شامل ہیں۔ اس لیے نعت میں حقیقی کیف اور لطافت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب شاعر فنِ نعت کے ان لوازمات کا اہتمام کرتا ہے۔

سید معراج جامی کی نعتوں کا مجموعہ "معراجِ عقیدت" کے نام سے جون ۲۰۱۳ء میں شائع ہوا ہے۔ جس کا مطالعہ بتاتا ہے کہ آپ نعت نگاری کے آداب اور اصولوں سے کماحقہ واقف ہیں۔ نعت نگاری کا ایک اہم اصول اور عنصر یہ ہے کہ حفظِ مراتب کا خیال رکھا جائے۔ رسولِ خدا کی نعت لکھتے ہوئے نعت گو شاعر کو اس بات کا خیال رکھنا پڑتا ہے کہ نبوت کا مقام، مقامِ یزداں سے نہ ٹکرائے۔ رسولِ خدا کی حدیثِ مبارکہ ہے:

"مجھے حد سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسا کہ نصاریٰ نے حضرت مسیح کے ساتھ کیا۔ میں تو خدا کا بندہ ہوں اور رسولؐ
ہوں اور مجھے خدا کا بندہ اور رسولؐ ہی سمجھو۔"(۷)

سید معراج جامی نے اپنی نعتیہ شاعری میں رسولِ خدا کے اس ارشاد گرامی پر پوری توجہ دی ہے۔ حفظِ مراتب کا خیال رکھنا ان کے نزدیک عشقِ رسولؐ اور نعت گوئی کی شرطِ اوّلین ہے۔

عاشقانِ محمد سے کہہ دو تم پہ لازم ہے حفظِ مراتب
دل میں چاہت نہیں ہو تو جامی مدحتِ مصطفیٰ رائیگاں ہے

"شاعرانہ تعلی" اردو شاعری کی ایک اہم روایت ہے۔ اردو کے اکثر شعرا نے تعلی کے اشعار کے ذریعے اپنی شاعری اور شعری عظمت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہ روایت غزل اور نظم کے علاوہ نعت میں بھی داخل ہو گئی لیکن بد قسمتی سے بعض شعرا نے اس حوالے سے حفظِ مراتب کا خیال نہیں رکھا جیسا کہ ڈاکٹر شیدا احمد کاکا خیل لکھتے ہیں:

"نعتیہ شاعری میں اکثر شعرا اپنے آپ کو حضرت حسانؓ اور حضرت کعبؓ قرار دینے سے نہیں چوکتے۔
بعض حضرات شاعرِ دربانِ مصطفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کچھ دربانِ رسولؐ ہونے کے مدعی ہوتے ہیں
اور کچھ اقلیمِ نعت کے سلطان ہونے کے داعی ہوتے ہیں۔ یہ طرزِ تعلی مناسب نہیں۔"(۸)

رسولِ خدا کے اصحابِ اجمعین کا جو مقام و مرتبہ ہے ایک عام مسلمان یا عام نعت گو اس مقام تک کبھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس لیے شاعر کا خود کو صحابیِ رسولؐ حضرت حسانؓ یا حضرت کعبؓ کے ہم پلہ قرار دینا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ بد قسمتی سے کسی شاعر کے قلم سے اس قسم کی تعلی کا اظہار ہو جائے تو کہنا پڑے گا کہ شاعر نے انکساری اور حفظِ مراتب کا خیال نہیں رکھا۔

سید معراج جامی نے اپنی نعت میں صحابہ کرام کے مقام و مرتبے کا پورا خیال رکھا ہے۔

میں ثناخوانِ شہِ ہر دوسرا ہوں جامی
میرے لہجے میں بھی حسانؓ کا لہجہ آئے

درج بالا شعر میں شاعر دعا مانگ رہے ہیں کہ میری نعتوں میں حضرت حسانؓ کا رنگ اور لہجہ آئے۔ دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ شاعر کو احساس ہے کہ ایک ادنی مسلمان اور شاعر ہونے کے ناطے میں حضرت حسانؓ جیسے ثناخوانِ رسولؐ کے مقام و مرتبہ کو پہنچ سکتا ہوں اور

نہ ان کے رنگ اور لہجے میں رسولِؐ خدا کی نعت لکھ سکتا ہوں۔ میں تو بس رب تعالی سے دعا مانگ سکتا ہوں کہ میری نعتوں میں حضرت حسّانؓ کا رنگ جھلکے۔

نعت کا تخلیقی عمل دوسری اصناف کے تخلیقی عمل سے مختلف ہوتا ہے۔ اس لیے اس تخلیقی عمل کے دوران شاعر کو کئی ایک باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر اقبال آفاقی اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

> "میرے نزدیک نعت کا مقصد ایک قلبی واردات کو شعری سانچوں میں ڈھالنا ہے۔ اس مقصد کی تکمیل میں نہ صرف شعری نزاکتوں اور قرینوں پر مکمل دسترس کی اہمیت ناقابل فراموش ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اظہارِ عقیدت اور جذبۂ محبت کو تہذیب اور شائستگی کی حدود میں رکھنا بھی لازمی ہے۔ نعت یقیناً ایک تخلیقی عمل ہے لیکن عام شاعری کے تخلیقی عمل سے ذرا مختلف۔ نعت کے تخلیقی عمل کا ایک پہلو شعری جمالیات ہے جس میں احساس مسرت وحظ کی اپنی حیثیت ہے۔ احساسِ مسرت جو Sublime کے وقوف سے بھرپور ہونا چاہیے۔ تاہم نعت جمالیاتی مسرت وحظ کی خاطر ذہنی آوارہ گردی اور تخیل کے بے محابہ استعمال کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ یہاں کسی کو Poetic Licence کے دعویٰ کا یارا نہیں۔ جس کا دعویٰ نظم میں بالعموم اور غزلیہ شاعری میں بالخصوص شعرا کرتے نظر آتے ہیں۔ نعت میں تلازمۂ خیال کی ایک حد متعین ہے۔ (۹)"

ڈاکٹر اقبال آفاقی نے نعت کی حدود کے حوالے سے جن خیالات کا اظہار کیا ہے، سید معراج جامؔی ان حدود سے واقف ہیں۔

ہے عقیدت کی ضرورت نعت گوئی کے لیے
چاہیے جامی سلیقہ شاعری کے واسطے

عقیدت اور سلیقہ کے بغیر نعت جیسی کھٹن اور مشکل صنفِ شاعری سے عہدہ برآ ہونا ممکن نہیں۔ کیونکہ نعت گوئی کے مراحل بہت نازک ہوتے ہیں، یہاں قدم قدم پر ٹھوکر کھانے کا خدشہ موجود ہوتا ہے۔ سید معراج جامؔی نعت گوئی کے جملہ نازک مراحل سے نہ صرف واقف ہیں بلکہ اپنی نعت میں ان مراحل سے انتہائی خوش اسلوبی اور سلیقے سے عہدہ برآ بھی ہوئے ہیں۔

نعتِ سرکار رقم کر تو رہے ہیں لیکن
کاش لفظوں کو برتنے کا سلیقہ آئے

درج بالا شعر میں سید معراج جامؔی لفظوں کو برتنے کے جس سلیقے کی بات کر رہے ہیں وہ دراصل نعت کے یہ نازک مراحل ہیں جن سے عہدہ برآ ہونا نعت گو شاعر کی سب سے بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ ان مراحل سے خوش اسلوبی سے گزرنے کے بعد جو نعت سامنے آئے گی اسے قبول عام اور بقائے دوام مل جائے گی۔ سید معراج جامؔی اپنے مجموعۂ نعت "معراج عقیدت" میں قدم قدم پر رب تعالی سے نعت گوئی کا سلیقہ اور رہنمائی طلب کرتے نظر آتے ہیں۔

؎ چاہتے ہو گر تمھاری نعت ہو مقبولِ عام
جامیؔ خستہ جگر مانگو قلم اور روشنی

؎ میں کاش ایسی بھی اک نعت لکھ سکوں جامیؔ
جسے زمانے میں حاصل دوام ہو جائے

نعت گو شاعر کا سیرت طیبہ پر گہری نظر ہونی چاہیے۔ رسولؐ پاک کو امت کے لیے ایک نمونہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ ان کی زندگی کا ہر عمل مسلمانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ سید معراج جامیؔ کی نعتیہ شاعری میں حضور ﷺ کی سیرت کے حوالے سے خوبصورت اشعار پڑھنے کو ملتے ہیں۔

؎ منکروں سے ذرا یہ تو پوچھو کس کا قرآن رطب اللساں ہے
کس کی منزل ہے سدرہ سے آگے زیرِ پا کس کے سارا جہاں ہے

؎ آپ کے آتے ہی سب گردِ کدورت دھل گئی
ہو گیا شفاف روحِ آدمی کا پیرہن

نعتیہ شاعری کی روایت میں سراپا نگاری کو بھی بڑی اہمیت ہے۔ ہمارے نعت گو شعرا نے رسولؐ اللہ کی زلفوں، داڑھی مبارک، دندان مبارک، دہن مبارک، آنکھوں، پیشانی کی خوب تعریف کی ہے۔ قدیم نعت میں سراپا نگاری کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ سید معراج جامیؔ کے مجموعۂ نعت ''معراجِ عقیدت'' سے سراپا نگاری کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

؎ آپ کے جلوؤں سے تابندہ ہوئے ہیں تیرہ دل
آپ کے جلوؤں سے روشن ہر نظر یا سیدیؐ

؎ جاں فزا دلربا یارسولِؐ خدا
آپ کی ہر ادا یارسولِؐ خدا

نعت کے عناصرِ ترکیبی میں عشقِ رسول ﷺ کو اساسی حیثیت حاصل ہے۔ نعت گو شاعر کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ رسولِ پاک ﷺ سے والہانہ عقیدت، محبت اور شیفتگی رکھتا ہو تاکہ اس کے کلام میں اثر پیدا ہو۔

سید معراج جامیؔ کی نعت نگاری کا محرک ان کے دل میں موجود رسولِ پاک ﷺ کی سچی محبت اور ان سے عقیدت ہے۔ رسولِ پاک ﷺ کی محبت اس کے دل میں بسی ہے اور وہ اسی جذبے کے تحت نعت لکھتے ہیں۔ یہی محبت ہے جس کی وجہ سے وہ اپنا ہر سانس رسولِؐ خدا کے لیے لیتے ہیں۔ رسولِؐ خدا کا عشق ہی ان کی زندگی کا مقصد ہے۔ اس عشق کا تقاضا یہی ہے کہ رسولِ کریمؐ کی مدح اور تعریف کی جائے۔

؎ اب تو جامی ہماری ہر اک سانس ہے
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ کے لیے

؎ عشقِ احمدؐ کی بات کیا جامی
عشقِ احمدؐ تو زندگی ہے مری

عشقِ رسولؐ جب دل میں موجزن ہو تو اردگرد بہشت جیسی پر سکون فضا محسوس ہونے لگتی ہے کیونکہ اس عشق میں سکون ہی سکون ہوتا ہے۔ سید معراج جامی عشق کی ان کیفیات سے گزرنے کے بعد جب نعت لکھتے ہیں تو ان کی نعت میں ایک کیف اور اثر کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

؎ محسوس ہو رہا ہے کہ جنت ہے اردگرد
کتنا سکون الفتِ خیر البشر میں ہے

؎ کیا مزہ شاہِ دیں کی محبت میں ہے
میں بھی راحت میں ہوں، دل بھی راحت میں ہے

سید معراج جامی کو خود بھی اس بات کا احساس ہے کہ نعت رسولؐ لکھنے کے لیے دل میں رسولِؐ خدا کا عشق ہونا ضروری ہے۔ یہی وہ محرک ہے جو آپ کی نعت گوئی کے شوق کو تحریک دیتا ہے۔

؎ بڑھ رہا ہے مرا شوقِ مدحت، لکھ رہا ہوں میں نعتِ محمدؐ
لوحِ دل پر رقم کر رہا ہوں، اب روانی میں کلکِ زباں ہے

ایک سچے مسلمان اور عاشقِ رسولؐ کے لیے رسول ﷺ سے منسوب ہر چیز تبرک کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہماری نعتیہ شاعری کی روایت میں شعرا نے نہ صرف یہ کہ رسولِؐ خدا سے اپنی والہانہ عقیدت اور شیفتگی کا اظہار کیا ہے بلکہ ان سے وابستہ اشخاص، مقامات اور اشیا سے بھی اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ سید معراج جامی بھی رسولِؐ خدا کی خاکِ پا کو تبرک سمجھتے ہیں۔

؎ میری یہی ہے آرزو، میری یہی ہے جستجو
آپ کی خاکِ پا ملے کاش تبرکات میں

جس دل میں رسولِ خدا کا عشق اور نام موجود ہو اس دل کی خوبصورتی اور دلکشی کا کوئی ثانی نہیں ہوتا۔ حضور ﷺ کے فراق میں سلگنے والے دل کے مقدر میں اجالا ہوتا ہے۔ ایسی روشنی جس کو دیکھ کر سورج بھی شرما جاتا ہے۔

؎ قلب کے بام و در سجانے کو
آپ کا نام لکھ رہا ہوں میں

؎ جدائی میں ان کی سلگتا ہے جو دل
اُجالا مقدر میں اس کے لکھا ہے

؎ یہ ان کا کرم ہے، یہ ان کی عطا ہے
کہ سورج کو دل میرا شرما رہا ہے

نعت گوئی میں بعض مقامات ایسے آتے ہیں جب حضور ﷺ کی شان و عظمت کے پیشِ نظر دیگر انبیاؑ کے مخصوص فضائل و کمالات اور معجزات کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں موازنہ اور تقابل کا رنگ دیکھا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عظمت اور شان بیان کرتے ہوئے دیگر انبیائے کرام کا مقام و مرتبہ کم نہ کیا جائے۔ کیوں کہ تمام انبیا پر ایمان لانا اور ان کی تعظیم و توقیر کرنا عینِ ایمان ہے۔ سید معراج جامؔی نعت گوئی کے اس اہم اصول سے مکمل واقف ہیں:

؎ نبیؐ سب ہیں اپنی جگہ شان والے
حبیبِ خدا پھر حبیبِ خدا ہے

؎ آپ کی عظمتیں، آپ کا مرتبہ
ہر رسول و نبی کی شہادت میں ہے

سید معراج جامؔی کے ہاں حضور ﷺ کے مقام و مرتبے کے حوالے سے بھی خوبصورت اشعار پڑھنے کو ملتے ہیں۔

؎ سب جہانوں کے لیے رحمت کا باعث آپ ہیں
رحمتوں کے در کھلے ہیں آپ ہی واسطے

؎ نور کی نور تک رسائی ہے
واہ کیا شانِ مصطفائی ہے

؎ اک خدا کے سوا کوئی سمجھا نہیں
آپ کا مرتبہ یارسولِ خدا

نعتیہ شاعری کی روایت میں ایسے اشعار کثرت سے پڑھنے کو ملتے ہیں جس میں شاعر حضور ﷺ کی التفات اور توجہ کی طلب کا اظہار کرتا ہے۔ سید معراج جامؔی کے ہاں قدم قدم پر ایسے اشعار ملتے ہیں:

؎ پھر عطا ہو جائے آقاؐ روشنی کا پیرہن
تیرہ تیرہ ہو گیا ہے زندگی کا پیرہن

؎ معتبر میری پہچان ہو جائے گی
عکس کو آئینہ بھی عطا کیجیے

ذکرِ مدینہ اور مدینہ منورہ میں حاضری کی تمنا بھی ہماری نعتیہ شاعری کا مستقل موضوع ہے۔ عاشقانِ رسولؐ کے دل میں مدینہ منورہ اور روضہ رسولؐ کی بے پناہ محبت موجود ہوتی ہے۔ ان کے دل میں ہر لمحہ ایک ہی خواہش انگڑائی لیتی رہتی ہے کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں زندگی کے چند ایام گزارنے کا موقع میسر آئے۔

سید معراج جامؔی کی نعت میں بھی مدینہ منورہ کا ذکر بار بار آتا ہے۔ مدینہ منورہ میں حاضری کی تمنا ہر وقت ان کے دل میں موجزن رہتی ہے۔

؎ حاضری کی تمنا اگر دل میں ہے
جذبِ الفت کو پھر رہنما کیجیے

؎ میری آنکھوں میں بس جائے طیبہ نگر
میرے اس شوق کی انتہا کیجیے

رسولؐ پاک کا ذکر کرنا، ان کو یاد کرنا اور اس پر درود بھیجنا ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کلام مجید میں رسولؐ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے نعت گو شاعر پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنی نعتوں میں حضورؐ کا ذکر کرے اور ان پر درود بھیج کر اپنے دل کو راحت اور سکون پہنچائے۔ اس حوالے سے سید معراج جامؔی کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

؎ جب کبھی کوئی کلمہ پڑھا کیجیے
ذکرِ سرکار سے ابتدا کیجیے

؎ مجھے مہر و مہ کی ضرورت نہیں ہے
کہ یادِ نبیؐ میرے گھر کا دیا ہے

رسولؐ سے نسبت نجات کا ذریعہ ہے۔ جس شخص کی نسبت رسولؐ خدا سے ہو گئی اسے اس عارضی جہاں کی پھر کوئی پروا نہیں ہوتی۔ اسے دنیاوی جاہ و جلال کی مطلق پروا نہیں ہوتی۔ وہ جانتا ہے کہ رسولؐ اللہ کے در کی گدائی ہفت اقلیم کے بادشاہی اور سلطنت سے بہتر ہے۔

؎ دین و دنیا میں وہ سرخرو ہے جس نے تم سے رکھی اپنی نسبت
جس نے چھوڑا ہے دامن تمھارا، سارے عالم میں وہ بے اماں ہے

؎ سرکار کی نسبت سے اسے کچھ نہیں نسبت
جو شخص کہ عرفانِ وفا تک نہیں پہنچا

شفاعت طلبی کے حوالے سے بھی سید معراج جامی کی نعت میں خوبصورت اشعار پڑھنے کو ملتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

؎ کام آئی روزِ حشر محبت حضورؐ کی
پیدا مری نجات کا سامان ہو گیا

؎ حشر میں شاد ہیں شاہ کے امتی
جو بھی ہے سایۂ ابرِ رحمت میں ہے

سید معراج جامی نے اپنی نعتوں میں حضور ﷺ کی ذاتِ بابرکات کو بیان کرنے کے لیے صفاتی الفاظ کا بھی خوبصورتی سے استعمال کیا ہے۔ ان میں شاہِ امم، شہِ بحر و بر، شاہِ دیں، شمس تاباں، شمس الضحا، بدرالدجی، سرورِ دیں، سرورِ مرسلاں، سرتاج انبیا، نورِ مجسم، ممدوح ربّ العلا، وجہِ وجودِ عالم، عین الیقین جیسی خوبصورت تراکیب اور صفاتی الفاظ شامل ہیں۔ ان کا خوبصورت اور برمحل استعمال سید معراج جامی کی نعتیہ شاعری کے مقام و مرتبے میں اضافے کا سبب بنا ہے۔

سید معراج جامی کی نعتیہ شاعری کا اسلوب سادہ ہے۔ انھوں نے متعدد فنی محاسن سے بھی اپنے اسلوب میں دلکشی پیدا کی ہے۔ جس سے اس کے قدرتِ کلام کا اندازہ ہوتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ریاض مجید، ڈاکٹر، اردو میں نعت گوئی، (اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۹۰ء)، ص:۴
۲۔ ایضاً، ص:۵
۳۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، (حلقہ نیاز و نگار کراچی، ۱۹۷۴ء)، ص:۲۱
۴۔ ابو الاعجاز حفیظ صدیقی، کشاف تنقیدی اصطلاحات، (ادارۂ فروغِ قومی زبان،

اسلام آباد، ۲۰۱۸ء)، ص: ۲۰۰

۵۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، اصنافِ ادب، (سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۶ء)، ص: ۲۵

۶۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، (حلقہ نیاز و نگار کراچی، ۱۹۷۴ء)، ص: ۲۲

۷۔ بحوالہ: شید ااحمد کاکاخیل، اردو نعت میں غیر اسلامی عناصر، (مقالہ برائے پی ایچ ڈی، قرطبہ یونیورسٹی پشاور، ۲۰۱۵ء)، ص: ۳۷

۸۔ شید ااحمد کاکاخیل، اردو نعت میں غیر اسلامی عناصر، (مقالہ برائے پی ایچ ڈی، قرطبہ یونیورسٹی پشاور، ۲۰۱۵ء)، ص: ۲۶۶

۹۔ اقبال آفاقی، ڈاکٹر، نعت: ایک روحانی تجربہ، مشمولہ: سہ ماہی ادبیات، (اکادمی ادبیات پاکستان، شمارہ نمبر ۱۰۱، جنوری تا جون ۲۰۱۴ء)، ص: ۳۲۰